Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ — قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۲ شوال ۱۳۹۸ھ ۱۶ تبوک ۱۳۵۷ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۱۰

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سفرِ یورپ پر ہیں۔ اِن دنوں حضور انگلستان میں قیام فرما ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔

ربوہ ۱۶ ستمبر۔ حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کریم سیکھتے ہیں اور پھر دوسروں کو سکھاتے ہیں

یہ کتاب اپنے کمالات کے لحاظ سے اِنتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

ھٰذَا ذِکْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِکْرُ مَنْ قَبْلِیْ (الانبیاء : ۲۵)

ترجمہ:- یہ (قرآن) تو ان کے لئے بھی جو میرے ساتھ ہیں شرف کا موجب ہے اور جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں ان کے لئے بھی شرف کا موجب ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

ترجمہ:- تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے قرآن کو سیکھا اور اس کو (دوسروں کو) سکھایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”خدا تعالیٰ کا کلام اِس قدر خوبیوں کا مجموعہ ہے جو پہلی کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلامِ الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوّتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے، اسی قدر قوّت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی اور کمالِ باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اُس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوّتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے اور آپ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوّت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجازِ کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری جس قدر مراتب اور وجوہ اعجازِ کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶-۳۷)

ربوہ ۱۵ تبوک۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی سورۃ العصر تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس چھوٹی سی سورۃ میں مختصر سے الفاظ میں بڑا جامع اور وسیع مضمون بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے العصر کی قسم کھائی یعنی زمانہ کو اور بالخصوص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو جو قیامت تک ممتد ہے بطور شہادت اور ثبوت پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ دُنیا میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک وہ جو نبیوں کو جھٹلا کر زندگی کے اس مقصد میں ناکام رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مقرر کیا ہے اور دوسرے وہ جو ایمان کی دولت حاصل کرتے ہوئے انبیاء کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اوّل الذکر گروہ ناکام و نامراد رہتا ہے ذلّت اور رُسوائی اس کے مقدر میں ہوتی ہے جبکہ دوسرا گروہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بامراد ہوتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ اِس سورۃ میں مومن کی زندگی کی یہ دو علامتیں بیان کی گئی ہیں (۱) وہ نرمی اور محبّت کے ساتھ ایک دوسرے کو مؤثر رنگ میں سچائی کی تلقین کرتے ہیں اور کسی خرابی اور بدی کو قومی اور انفرادی زندگی میں برداشت نہیں کرتے اور اِسی طرح دُنیا میں توحیدِ حقیقی کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں (۲) وہ استقلال کے ساتھ سچائی پر قائم رہتے ہیں اور مخالفت کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہماری جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمان کی یہ دونوں علامتیں اور خصوصیات اپنے اندر پیدا کرے اور مضبوطی کے ساتھ ان پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ شوال ۱۳۹۸ھ
۱۶ تبوک ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حقیقتِ کبریٰ اور اسے فراموش کرنے کا انجام

ایک حقیقتِ کبریٰ ایسی ہے کہ اگر انسان اس پر صحیح معنوں میں مطلع ہو تو وہ نیکی میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ایسا پاک صاف اور مطہر ہو جاتا ہے کہ فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اگر انسان اس حقیقتِ کبریٰ سے غافل ہو جائے تو وہ گناہوں میں ملوث ہو کر اور شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اور جب اس حقیقتِ کبریٰ سے غفلت وبا کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو پورا معاشرہ گناہوں کی لپیٹ میں آ کر روحانی تباہی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس حقیقتِ کبریٰ کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں ذکر کر کے مومنوں کو ہر لحہ اور ہر آن اسے پیشِ نظر رکھنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقتِ کبریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (سورۃ قٓ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس کا دل اس کے اندر وسوسے پیدا کرتا ہے ہم اس سے خوب واقف ہیں اور ہم اس (یعنی انسان) سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ وہ حقیقتِ کبریٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی ہر حرکت و سکون حتیٰ کہ اس کے مخفی خیالات و میلانات اور ارادے تک ہمہ وقت اس کی نگاہ اور اس کے علم میں ہیں۔ اس سے کوئی بات مخفی ہو ہی نہیں سکتی اس لئے کہ وہ ہر چیز کا خالق و مالک اور لطیف و خبیر ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

(الملک آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:۔ اور (اے لوگو!) تم اپنی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ (یعنی خدا) دلوں کی بات کو بھی خوب جانتا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جس نے پیدا کیا ہو وہی اندر کے حال نہ جانے حالانکہ وہ مخفی سے مخفی رازوں کا واقف اور خبردار ہے۔

اگر انسان اس حقیقت کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دے کہ خدا تعالیٰ اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ ہمہ وقت اس کی ایک ایک حرکت اور سکون کو دیکھ رہا ہے، کوئی بات بھی خواہ وہ بظاہر کتنی ہی مخفی کیوں نہ ہو اس سے پوشیدہ رہ ہی نہیں سکتی، تو پھر یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ گناہ اور نافرمانی کے قریب بھی جا سکے۔ انسان گناہ اور نافرمانی کی راہ اس وقت ہی اختیار کرتا ہے جب یہ حقیقتِ کبریٰ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اسے اور اس کی مخفی کرتوتوں کو کوئی نہیں دیکھ رہا اس وقت وہ بھول جاتا ہے کہ خدا اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ اس حقیقتِ کبریٰ کو کبھی فراموش نہ ہونے دے بلکہ ہر وقت خدا سے ڈرتا رہے اور ڈرتے ڈرتے دن گزارے اور رات کو بھی اسی حال میں بسر کرے کہ خدا تعالیٰ کا خوف اس کے سارے وجود پر مستولی ہو۔ اسی لئے امام آخر زمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقتِ کبریٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کی پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ ...... وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس (یعنی خدا) کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے، ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔" (کشتی نوح)

پس یہ احساس اور اس امر کی حقیقی معرفت کہ خدا تعالیٰ انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس کی ایک ایک حرکت اور سکون کو دیکھ رہا ہے انسان کی ایک بہت ہی قیمتی متاع ہے۔ ایک مومن کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ وہ اس قیمتی متاع کو ضائع نہ ہونے دے بلکہ اس کی پوری پوری حفاظت کرے تا وہ شیطان کے پنجۂ اسیری میں جانے اور گناہوں میں ملوث ہونے سے بچا رہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس معرفت کے طفیل نیکیاں کرنے اور ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق اسے ملتی چلی جائے جن سے خدا راضی ہوتا ہے اور اس کی معیت میسر آتی ہے ؏

مشکلات کا علاج ـــ استغفار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء کو خطبہ جمعہ کے آخر میں اپنے بعض پیارے احباب کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ) میں اللہ ہی کا شکر کرتا ہوں جس نے حق سنانے کے لئے اتنے آدمی جمع کر دیئے۔ اس کا منشاء نہ ہوتا تو میں جمع نہ کر سکتا تھا۔

باقی تم ہمارا کہنا مان لو اور اس کے مطابق عمل در آمد اللہ کی مدد سے ہو سکتا ہے۔ جو مشکلات درپیش ہوں وہ سب اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس کا علاج تمام انبیاء نے استغفار بتایا ہے۔ (وَنَسْتَغْفِرُهٗ) نفس کی شرارتوں سے اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ جب اللہ کی راہوں پر چلو گے وہ دستگیری کرے گا اور اگر اس کا قانون توڑو گے تو کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ کو تم یاد کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ (اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ) اللہ سے بہت دعائیں مانگو۔ وہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

ایک ہمارے دوست ہیں دُور دراز سفر کو جانے والے تم سب ان کے لئے دل سے دعا کرو۔ وہ دین کا خادم صحت و عافیت سے پہنچے۔ اس ملک میں دین کا کام کرے۔ دین کا خادم بنے اور دین کے خادم بنا لے۔

کچھ ہمارے بہت پیارے مصر میں بھی گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرو۔ اللہ انہیں دین کا خادم بنا لے۔ اللہ ان پر راضی ہو۔ وہ دین اسلام کے خیر خواہ ہوں۔ ان کے کلمات کو اللہ بابرکت بنائے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیش از بیش توفیق بخشے۔ قرآن کے خادم ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہوں۔ اللہ کو راضی کرنے والے ہوں۔

کچھ پیارے مصر سے آگے بھی ہیں ان کے لئے بھی دعا کرو۔ پھر تین، چھ، نو لندن میں بھی ہیں ان کے لئے دعا کرو۔ ان کے وجودوں کو بابرکت بنائے۔ ان کے کلام میں برکت ڈالے۔ دین کی خدمت کریں۔ ان لوگوں میں سے کچھ پڑھتے ہیں، کچھ کام کرتے ہیں، کچھ تبلیغ کے لئے ہیں۔ سبھی مجھے پیارے ہیں۔ خواجہ کا نام تو تم جانتے ہو، فتح محمد ہے، نور احمد ہے۔ یہ تو ایک جماعت ہے، ملک عبدالرحمٰن ہے، ظفر اللہ ہے، عباد اللہ ہے، محمد اکبر ہے، ایک بزرگ دوست کی اولاد ہے، اللہ ان سب کو پسند کرے، دین کی جماعت بنائے۔ جاپان میں بھی ہمارے ایک دوست گئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کرو۔"

(الفضل جلد ۱ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۵ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کینیڈا کا دوسرا تاریخی جلسہ سالانہ

مکرم محمد زکریا صاحب ورک سیکرٹری کنونشن جماعت احمدیہ کینیڈا

(۲)

ریڈیو انٹرویو:

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اتوار کی رات ۱۲ بجے ایک اردو پروگرام میں کمال شفقت سے ریڈیو انٹرویو منظور فرمایا چنانچہ خاکسار اور سلیم صدیقی صاحب حسب پروگرام چوہدری صاحب موصوف کو ریڈیو اسٹیشن لے گئے جہاں پروفیسر نارمن زائد نے انٹرویو لیا جو live broadcast کیا گیا۔ ایک اندازہ کے مطابق پچاس ہزار افراد نے اس انٹرویو کو سنا۔

ایک دوسرے پاکستانی اردو پروگرام "صدائے پاکستان" کے نمائندہ عادل تیموری کو محترم چوہدری صاحب نے جو انٹرویو اپنے ہوٹل "ان آن دی پارک" میں ریکارڈ کرایا تھا وہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

عادل تیموری: "سر آج کل آپ شمالی امریکہ خاص کر ٹورانٹو میں تشریف لائے ہیں آپ کی ٹورانٹو میں تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟"

سر ظفر اللہ خان: "ہماری جماعت کی جو دوسری سالانہ کنونشن یہاں ان دنوں میں ہو رہی ہے آج اور کل۔ اس کے تعلق میں یہاں کی جماعت کی طرف سے دعوت دی گئی تھی کہ میں یہاں حاضر ہو کر اس کنونشن کا افتتاح کروں اور اس میں تقریر بھی کروں۔ یہ تقریب تھی جس کی بناء پر ٹورانٹو آنے کی۔"

عادل تیموری: "آپ کا جو کنونشن ہوا ہے کیا آپ نے کنونشن کا بنیادی مقصد پایا ہے۔ آیا یہ کامیاب ہوئی ہے اور کیا اور بھی ہوتے جا سکیں یا نہیں؟"

سر ظفر اللہ: "ایک تو جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ان کی دوسری سالانہ کنونشن ہے تو توقع یہی ہے کہ یہ ہر سال ہوا کرے گی۔ دوسرے ایک تو میں نے اپنی جماعت کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام جس کی درخواست انہوں نے ان کی خدمت میں بھیجی تھی پڑھ کر سنایا ہے اور خود میں نے بھی افتتاحی تقریر کی ہے۔ انگریزی میں آج اور کل اردو میں میری تقریر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے اجتماع ہمارے لئے بڑے لازم ہیں تاکہ ہمارے جو عقائد ہیں جو تعلیم ہے اور جو مقاصد ہیں ان کی اشاعت کر سکیں اور دوسرے اپنی جماعت کو اپنی تعلیم پر کاربند رہنے کی تلقین کر سکیں تاکہ ہماری جماعت محض منہ سے ماننے والی نہ رہے عمل کرنے والی ہو اس تعلیم پر جو ہمارا ایمان ہے۔ میرے نزدیک اس کنونشن کا بھی بڑا فائدہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ جاری رہے گی بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ!"

عادل تیموری: "شکریہ! سر کیا ہمارے سامعین کو یہ بتلائیں گے کہ آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے۔ ترجمے کے دوران آپ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ موزوں الفاظ نہیں ملتے نیز آپ نے ترجمہ کے دوران کن کن کتابوں سے فائدہ اٹھایا ہے؟"

سر ظفر اللہ: "قرآن کا ترجمہ نہایت مشکل امر ہے۔ ایک صاحب نے جنہوں نے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے وہ کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر تھے ان کا نام آربری Arberry تھا ان کا ترجمہ بڑا اچھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن کریم کے معنی میں اتنی وسعت ہے کہ کوئی اور زبان ان کی متحمل نہیں ہو سکتی ایک حد تک معنی قرآن کریم کے بیان ہو سکتے ہیں ایک تو وجہ یہ ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے تعلیم رکھی ہوئی ہے تو جوں جوں زمانہ بدلتا ہے قرآن کریم میں نئی تعلیم حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ تو ایک وقت میں جو شخص ترجمہ کرے گا علاوہ ترجمہ کے جو مشکلات ہوتی ہیں کوئی بھی ترجمہ ہو ایک زبان سے دوسری زبان میں وہ قرآن کریم کے لحاظ سے کئی گنا بلکہ کئی سو گنا بڑھ جاتی ہیں۔

جو پہلے تراجم تھے میں نے ان سے بھی فائدہ اٹھایا ہے خصوصاً ہماری جماعت کے اندر اردو میں تراجم اور تفاسیر موجود ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی میں مانتا ہوں اور میں نے اس بات کی پیش لفظ میں تشریح کی ہے کہ انسانی طاقت سے یہ باہر ہے کہ قرآن کریم کے تمام معنی پر حاوی ہوں گے جو جس وقت میں سمجھ اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق کسی حد تک انسان بیان کر سکتا ہے۔

اس ترجمہ کے شائع ہونے کے بعد اب تو دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے۔ اب تفسیر کا انتظام ہو رہا ہے مجھے بہت سے خطوط آتے ہیں۔ جن میں ہماری جماعت والوں نے تو بہرصورت خوش آمدید کہا ہے اور وہ نیک رشتے ہی لکھتے ہیں اور لوگوں نے بھی لکھا ہے کہ اس ترجمے سے ہمیں قرآن کریم کے معانی کی سمجھ آسانی سے آ جاتی ہے۔"

عادل تیموری: "شکریہ! سر آپ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے اور ہمارے پالیسی آف پاکستان کے ٹورانٹو کے پروگرام میں اگر پاکستانی بھائیوں کو کوئی پیغام دینا چاہیں تو ہمیں بڑی خوشی ہو گی کہ ہمارے بھی بھائیوں کو کوئی پیغام دیں۔"

سر ظفر اللہ: "میں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ کی حیثیت سے تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ حیثیت ختم ہو چکی ہے لیکن البتہ ایک پاکستانی ہونے کے لحاظ سے اور اپنے زعم میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مسلمان ہونے کے لحاظ سے مجھے ہر جگہ سے جہاں مسلمان ہوں ہمدردی ہے۔ خصوصاً پاکستانی مسلمانوں سے کہ وہ میرے وطن کے باشندے ہیں مجھے گہری ہمدردی ہے اگر میں کوئی پیغام ان کو دینا چاہتا ہوں تو وہ پیغام یہ ہو گا کہ آپ لوگ باہر آ کر ایک ایسی جگہ بسے ہیں جن کی معاشرت میں بعض اقدار ایسی ہیں جو ہماری اسلامی اقدار سے مقابلہ کرتی ہیں ایک تو ان اقدار کے متعلق آپ کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ اسلامی ٹھیٹھ اسٹینڈرڈ سرنگوں نہ ہو۔ آپ میں کوئی ایسی کمزوری پیدا نہ ہو ان کی نقل میں ایسا کام نہ کریں جس سے اسلام منع کرتا ہے اور دوسرے میں یہ کہتا ہوں کہ جو ہماری اقدار ان کے ساتھ مشترک ہیں اس میں آپ ان لوگوں کے لئے نمونہ بنیں کہ اسلام نے ان باتوں میں ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ اس تعلیم سے اعلیٰ ہے لیکن عملاً ہم ان کو قائم کریں اور ثابت ہو جائے اور یہ لوگ سمجھنے لگ جائیں کہ یہ لوگ ہم سے اخلاق کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اس سے ہماری برتری قائم ہو گی یہاں بھی ہو گی اور دوسرے علاقوں میں بھی ہو گی۔ اگر ہم اپنے اندر یہ حالت پیدا کر لیں تو یہ لوگ ہمیں کھلے بازوؤں خوش آمدید کہیں گے بلکہ ہمارے پیچھے پڑیں گے کہ ہمیں بھی وہ باتیں بتلاؤ جو تم کرتے ہو۔ یہ فوراً نہیں ہو جائے گا ایک رات کے اندر نہیں ہو جائے گا لیکن بہرحال اس کا نتیجہ پیدا ہو گا اور پھر ان لوگوں کو غور کرنا پڑے گا۔ مثلاً ایک مثال دیتا ہوں جو بڑی واضح ہے اگر ہمارے لوگ شراب سے پورا پرہیز کریں اور ان لوگوں کو اس کی لعنتوں سے آگاہ کریں تو آخر کسی دن یہ لوگ چونکیں گے کہ یہ لوگ یہاں رہتے ہیں ان کے اندر یہ بات نہیں اور ہمارے اندر ہے۔

اور بھی کئی ایک مثالیں ہیں بعض باتیں ہمارے اور ان کے درمیان مشترک بھی ہیں مثلاً تجارت میں دیانتداری یہ ان کی بھی قدر ہے ہماری بھی ہے۔ وقت کی پابندی یا عہد کا پورا کرنا ان سب باتوں میں ہم ان سے بڑھ کر درجہ قائم کریں۔ مثلاً یہ بھی کہتے ہیں سچ بولو ہم بھی کہتے ہیں سچ بولنا چاہیئے لیکن ہماری تعلیم دو لحاظ سے الگ درجہ کی ہے ایک تو یہ ہے کہ سچ تو ایک لفظ ہے اس کی تعریف جو قرآن کریم نے کی ہے وہ ان کی تعریف کی نسبت زیادہ وسیع ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے سچ بولو اور صاف صاف بات کرو۔ "قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا" کہ بات لفظی طور پر صحیح نہ ہو لیکن واضح اور صاف ہو۔ تو کئی ایک اور مثالیں دی جا سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ دوسری بات جو ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہیئے۔ ہمارا مقصد روپیہ کمانا نہیں۔ روپیہ ہم اس لئے کماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں نے جو اس قدر استعدادیں دی ہیں وہ ہماری عنایت ہے۔ انہیں صحیح طور پر استعمال کرو۔ حلال رزق کماؤ اپنے لئے بھی اور بچوں کے لئے بھی لیکن ہماری غرض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہونا چاہیئے۔ کمانا اس لئے کہ خدا تعالیٰ کو ہم راضی کریں۔

یہ بات ہر دعا میں سکھائی گئی ہے کہ مومن کی اصل غرض خدا تعالیٰ ہے میں نے تو آج صبح بھی کہا تھا کہ انسان مثلاً شادی کرتا ہے۔ شادی میں اس کی طبعی خواہشات بھی پوری ہوتی ہیں آگے نسل بھی چلتی ہے لیکن شادی اس لئے کرنا چاہیئے کہ شادی کر کے اپنی زندگی کی تکمیل ہو سکے اور یہی عنایات اللہ تعالیٰ کی ہوں گی لیکن وہ اس سے راضی ہوگا کہ میں نے انسان کو پیدا کر کے اسے جو زندگی بسر کرنے کے لئے کہا ہے وہ زندگی وہ اختیار کر رہا ہے۔ یہ ایک بات ہے اگر ہم اس کو اپنا لیں تو ہم پر کسی قسم کی آنچ نہیں آ سکے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہوگی ہمارا قدم دن بدن آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا۔

(… جولائی کو ریڈیو سے نشر کیا گیا)

نمائش تراجم قرآن کریم:

خدا کے فضل سے کینیڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اسلامی کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا جلسہ کے دنوں میں قریباً دو صد کے قریب اسلامی کتب کی نمائش کی گئی۔ یہ نمائش ۵ حصوں میں تقسیم تھی تراجم قرآن مجید۔ سیرت نبوی پر کتابیں، احادیث کی کتابیں، تفاسیر القرآن، اور حضرت مسیح کا کشمیر (انڈیا) جانے پر کتابیں اور پرانی کتابیں۔

تراجم قرآن مجید کی تعداد ۲۵ تھی جو سات زبانوں میں رکھے گئے تھے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ قادیان سے ہمارے درویش بھائیوں نے ہماری جماعت کے پرانے اور نایاب تراجم کینیڈا بھجوائے چنانچہ اس موقع پر مندرجہ ذیل تراجم کی نمائش خاص طور پر قابل دید تھی۔ تراجم از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت حافظ روشن علی صاحب، میر محمد سعید حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور تازہ ترجمہ از مولوی عبد الرحمان صاحب۔ ان ترجموں کے حصول میں ہم امیر جماعت احمدیہ قادیان کے تہ دل سے ممنون ہیں۔

بہت سے کینیڈین لوگ اس نمائش کو دیکھنے آئے۔ ایک یہودی خاتون تو سارا دن ایک ایک کتاب کو غور سے دیکھتی رہی بہت سے لوگ قرآن کریم خرید کر لے گئے اور مزید لٹریچر بھجوانے کے لئے ایڈریس دے گئے اس موقع پر قلمی ہاتھ سے لکھے ہوئے پرانے قرآن کریم بھی رکھے گئے تھے جو بہت دلچسپی کا باعث تھے۔

خاکسار نے نمائش کے ضمن میں ایک کتابچہ "The Quran and the Ahmadiyya Movement" تحریر کیا اس میں ۱۸۸۰ سے لے کر ۱۹۷۸ء تک جماعت احمدیہ کی خدمات قرآن اور مساعی کا ذکر کیا گیا ہے جماعت کے تمام تراجم اور تفاسیر کی فہرست دی گئی ہے نیز پوپ پال ششم کو قرآن کریم پیش کئے جانے کی تصویر اور وزیر اعظم کینیڈا کا خط بھی شامل ہے جو انہوں نے خاکسار کو قرآن وصول کرنے پر لکھا۔

محترم چوہدری صاحب کی روانگی:

محترم چوہدری صاحب مدظلہ مورخہ ۳ جولائی کو دوپہر بارہ بجے ٹورنٹو سے نیویارک ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے ہمراہ روانہ ہونے والے تھے چنانچہ کثیر تعداد میں دوست ائرپورٹ آئے اور روانگی سے قبل چوہدری صاحب نے دعا کرائی تمام دوستوں سے مصافحہ کیا اور بہت سے دوستوں کو اداس کر کے چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب محترم کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کے فیض سے لوگوں کو راہ ہدایت دکھلائے۔ آمین!

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم پیرزادہ مولوی بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر اتھار

مکرم حکیم محمد افضل صاحب فاروقی صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم اور نامور بزرگ اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اختر اوچوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور خاکسار کے بہنوئی محترم پیرزادہ بشیر احمد صاحب مورخہ ۱۳ اگست ۷۸ء بروز اتوار مختصر سی علالت کے بعد بقضائے الٰہی ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم کے والد بزرگوار حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ چاچڑاں شریف کے مریدان خاص میں سے تھے اور جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خط و کتابت حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ساتھ تھی مولانا غلام احمد صاحب اختر ان کے خط نویس تھے۔ خاکسار کے والد صاحب حضرت حکیم مولوی محمد اکرم صاحب مرحوم دادا بزرگوار حضرت حکیم محمد ظہور الدین صاحب مرحوم اور نانا جی مرحوم حضرت عبد العزیز خان صاحب شکرانی یہ سب حضرات خواجہ صاحب کے مرید تھے۔

حضرت خواجہ صاحب مرحوم علیہ الرحمۃ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعووں کی تصدیق فرمائی اور اپنے مریدوں کو ہدایت کی اب اس زمانہ کا امام مہدی آ گیا ہے اس کی بیعت کریں چنانچہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اختر اور خاکسار کے والد، دادا اور نانا صاحبان اور دیگر اور اصحاب جن کو سعادت نصیب ہوئی تھی بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور خلافت اولیٰ کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے دستی بیعت ہوئے۔

اوچ شریف (سابق ریاست بہاولپور) میں جامع مسجد کے خطیب و امام محترم مولانا اختر صاحب مرحوم کے بعض الفاظ نے خطبہ جمعہ میں اعلان کیا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے تحت اور حضرت خواجہ صاحب کے مصدق ہونے پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو امام مہدی تسلیم کر لیا ہے اور بیعت کا خط بھی بھیج دیا ہے۔ تو آپ کو مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر حضرت مولانا صاحب اپنے چند ساتھیوں سمیت جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا تھا اپنے مکان پر جا کر جمعہ کی نماز ادا کی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریاست بہاولپور میں جماعت احمدیہ اوچ شریف قائم ہوئی۔ خاکسار کے دادا بزرگوار نے مسجد احمدیہ کے لئے اپنے مکان کے ساتھ شہر کے وسط میں مسجد کی جگہ دی۔ احمدی احباب نے مل ملا کر اوچ شریف کے شہر میں مسجد تیار کر لی۔ اور نمازیں ادا ہونے لگیں چنانچہ آج تک وہاں پر نمازیں ہوتی ہیں۔ اب اس مسجد احمدیہ کو صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف کر دیا ہے

زندگی بھر حضرت مولانا صاحب مرحوم سابق نواب آف بہاولپور کے محکمہ تالیف و تصنیف کے انچارج رہے اور نواب بہاول خان کے ساتھ حج بیت اللہ شریف بھی جا کر کیا۔ حضرت مولانا صاحب مرحوم اپنے فرزند پیرزادہ بشیر احمد صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان شریف میں داخل کرا گئے۔ پیرزادہ صاحب نے میٹرک پاس وہاں سے کی اور بورڈنگ ہاؤس میں مقیم رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ کو ہدایت تھی کہ اس لڑکے کو نماز عصر کے وقت درس کے موقع پر روزانہ میرے پاس لایا کرو۔ چنانچہ پیرزادہ صاحب فرماتے تھے کہ مجھے روزانہ عصر کے وقت درس میں لے جایا جاتا۔ درس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مجھے فرماتے کہ بیٹا کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟ میں کہتا کہ نہیں حضور!

ایک دفعہ ڈپٹی صاحب نے بتلایا کہ مجھے قبلہ والد صاحب قادیان شریف سکول میں داخل کرا کے واپس چلے آئے تو پہلی دفعہ میں بہت گھبرایا کیونکہ میری زبان سرائیکی تھی اور وہاں زبان پنجابی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو سمجھ نہ آئی بعد میں سمجھ آ گئی۔ ایک دفعہ گرمیوں کی چھٹیوں پر گھر آیا ہوا تھا۔ پھر چھٹیاں ختم ہونے پر واپس قادیان شریف جانے لگا۔ بٹالہ تک ریل تھی اس کے آگے یکہ پر بیٹھ کر قادیان شریف جاتے تھے۔ بٹالہ پہنچ کر یکہ پر قادیان کے لئے سوار ہوا۔ راستہ میں یکہ والے نہر پر یکے کے گھوڑوں کو آرام دینے کے لئے سٹاپ کرتے تھے میں وہاں اتر پڑا اور نزدیک کھیت میں چہل قدمی کر رہا تھا کہ ایک ضعیف العمر بڑھیا اس کھیت میں گھاس کاٹ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر میرے پاس آئی اور بڑی غور کے بعد کرخت آواز میں کہا۔

"اوتے منڈیا کتھے چلیں ہیں؟ کدھے بیٹھیں کدھے نہ جائیں مرزا کھچ لیسی!"

یعنی او لڑکے تم کہاں جا رہے ہو کہیں (۱۵)

(۱۵) (قادیان) نہ جانا مرزا صاحب کھینچ لیں گے۔ یعنی وہ اپنا مرید بنا لیں گے۔ ڈپٹی صاحب فرماتے تھے کہ اس بڑھیا کے الفاظ کہ گویا میرے دل میں احمدیت کی سچائی کا ٹھوس ثبوت بن گئے کیونکہ حدیث شریف میں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ جس بستی میں امام مہدی ظہور پذیر ہوں گے اسے عام لوگ کدعہ کہیں گے۔ حضرت خواجہ غلام فرید اپنی کتاب اشارات فریدی میں فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے سچے ہونے کی دو حدیثیں واضح طور پر تصدیق کرتی ہیں۔ ایک دیہاتی اوپر والی کہ عام لوگ اس بستی کو کدعہ کہیں گے اور دوسری چاند اور سورج کو رمضان شریف میں بعد گرہن لگنا جبکہ وہ امام مہدی کا دعویٰ فرما چکے تھے۔ یہ سچائی کے دو بڑے واضح نشان ہیں۔ جو اپنے وقت پر پورے ہو گئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۷۶

میں عبدالرحیم ولد حافظ فتح محمد صاحب قوم بلوچ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی مندرانی حال دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۶-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

غیر آباد بارانی زرعی اراضی ۱۰-۱ ایکڑ قیمت اندازاً -/۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد عبدالرحیم قمر منزل ۵/۲ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد۔ عنایت اللہ ولد عبدالرحیم صاحب کوارٹر ۱۶ تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ شمس الدین ولد خان محمد صاحب ۵/۲ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۷۷

میں زبیدہ بیگم زوجہ مولوی محمد سعید عابد صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۷-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ۱/۸ شرعی حصہ ترکہ جائیداد خاوند مرحوم مالیت -/۲۶۳۲۵ روپے

۲- حق مہر وصول شدہ جو کہ خرچ کر چکی ہوں -/۹۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خوراک و لباس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ۔ زبیدہ بیگم اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب عابد مرحوم مکان نمبر ۲ بخشی سٹریٹ ۹۴ راجگڑھ روڈ شام نگر لاہور۔

گواہ شد۔ محمد نصیر خان ہمایوں وصیت ۲۲۶۶۹ پسر موصیہ سیکرٹری امور عامہ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راجگڑھ لاہور

گواہ شد۔ صوبیدار صلاح الدین وصیت ۴۸۰۹ قائم مقام سیکرٹری مال قائم مقام نائب صدر حلقہ راجگڑھ لاہور۔

مسل ۲۳۷۷۸

میں شریفہ بیگم زوجہ عبدالحق صاحب۔ قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن الٰہی پارک مصری شاہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۷-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد آٹومیٹک زگ زیگ مشین امپورٹڈ ساختہ اٹلی قیمت -/۲۰۰ روپے

۲- ایک عدد سلائی مشین سیکنڈ ہینڈ قیمت -/۲۵۰ روپے

۳- زیور طلائی کل وزن ۲ ۱/۲ تولہ۔ قیمت -/۱۳۵۰ روپے۔

۴- حق مہر وصول شدہ جو کہ خرچ کر چکی ہوں -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر چکی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ۔ شریفہ بیگم اہلیہ عبدالحق صاحب مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۹ محلہ الٰہی پارک مصری شاہ لاہور

گواہ شد۔ فیض احمد سیکرٹری مال حلقہ مصری شاہ لاہور۔

گواہ شد عبدالحق (خاوند موصیہ) محلہ الٰہی پارک مصری شاہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۷۷۹

میں مرزا نسیم احمد ولد مرزا عبدالرؤف صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ مرزا نسیم احمد ۹۴۴-ای ون چوہدری کالونی سمن آباد لاہور۔

گواہ شد۔ چوہدری عبدالستار ولد چوہدری امام الدین صاحب نائب صدر سمن آباد لاہور وصیت ۲۹۸۸۔

گواہ شد۔ ملک منظور احمد خان ۱۰-نیو سمن آباد لاہور۔ جنرل سیکرٹری و سیکرٹری اصلاح و ارشاد سمن آباد وصیت ۳۹۰۸ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۷۸۰

میں خالدہ نسیم زوجہ رشید الدین احمد صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال ساکن بگٹ گنج مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸-۸-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزن ۲ ۱/۲ تولہ۔ مالیت -/۱۸۷۵ روپے

(کانٹے طلائی دو جوڑے = ۲ تولہ
رنگ طلائی اجوڑی = ۶ ماشہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ۔ خالدہ نسیم زوجہ رشید الدین احمد صاحب معرفت رشید الدین احمد صاحب بگٹ گنج مردان۔

گواہ شد۔ خالد احمد شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع مردان۔

گواہ شد۔ رشید الدین احمد (خاوند موصیہ) وصیت ۱۵۸۶۷ بگٹ گنج مردان۔

دعائے نعم البدل

مکرم منظور احمد صاحب کی بچی بعمر تقریباً ایک سال بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے (آمین)

(عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی ضلع خیرپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ وصولی چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی بچے کو اسلام کا سپاہی اور احمدی سپاہی بنانا والدین اور ولی کا فرض ہے پس آپ کو چاہیئے کہ اِس ضروری اور اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں اور وقفِ جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں اور تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انجمن وقفِ جدید کو قائم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!"

مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ "چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال" کی وصولی کا ہفتہ ۲۴ر ستمبر سے ۳۰ر ستمبر تک منا رہی ہے۔ تمام امراء صاحبان، مقامی عہدیداران اور احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اِس سلسلہ میں اپنی اپنی جماعت کی مجلس خدام الاحمدیہ سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کا پندرہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ اور کوئی بچی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ اِس ضمن میں اِس بات کا خیال رہے کہ سات سال سے پندرہ سال تک عمر کے اطفال سے چندہ وقفِ جدید وصول کرنے کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ کی ہے۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے بچوں سے چندہ وقفِ جدید وصول کرنے کی ذمہ داری لجنہ اماءاللہ کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو فاستبقوا الخیرات کے ارشادِ ربانی کے مطابق نیکیوں میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

تقریبِ شادی

میری خالہ زاد بہن عزیزہ حمیرہ عرشی بنت چوہدری افتخار احمد صاحب اور عزیزم خالد نصیر الدین ابن ڈاکٹر کرنل محمد رمضان صاحب لوساکا (زیمبیا) کی تقریبِ شادی ۲ر جون ۱۹۷۸ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم مولوی آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ رخصتانہ کی تقریب اسی روز 21-E ماڈل ٹاؤن لاہور پر منعقد ہوئی۔ احبابِ جماعت اور بزرگان نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر عزیزہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

عزیزہ حمیرہ عرشی چوہدری احمد جان صاحب مرحوم آف کراچی کی سب سے بڑی پوتی ہے اور ننھیال سے عزیزہ کا تعلق حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم سے ہے۔

عزیزم نصیر الدین مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جا چکے ہیں اور عزیزہ حمیرہ عرشی بھی عنقریب مزید تعلیم کے لئے روانہ ہونے والی ہیں۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔ نیز عزیزان کو ان کے تعلیمی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد اسلم محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

ولادت

مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ساجد (برادر اصغر مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت شیخ عبد الرب صاحبؓ نومسلم کی پوتی ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

(شیخ عبد الماجد۔ لاہور)

رضاکار معلّمین کی چھٹی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تا کہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی بلا معاوضہ معلّم مل جائے۔

ایسے واقفین کی ضروری تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں اب تک پانچ کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں اب چھٹی سہ ماہی کلاس انشاء اللہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء سے شروع ہو گی۔ مربیانِ کرام اور امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہِ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اِس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں مع کوائف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کریں۔

اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلّمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلّمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تا ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہو گا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

ضروری اعلان

مجھے اپنے ایک مضمون کے سلسلہ میں ان احمدی طلباء و طالبات کی فہرست درکار ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۴۸ء سے لے کر اب تک پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں میٹرک سے لے کر ایم۔ اے تک اوّل یا دوم قرار دئے گئے۔ احمدی والدین اتنی اطلاع بھی بھجوا سکتے ہیں کہ میری بچی یا لڑکا فلاں سال فلاں مضمون میں اوّل یا دوم قرار دیا گیا تھا۔ جن کے والدین زندہ نہ ہوں وہ طلباء اور طالبات خود یہ اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) نثار احمد
E/12 نشاط کالونی۔ لاہور کینٹ

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے ایجنڈا کے لئے تجویز/تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ تجویز/تجاویز کو معیّن الفاظ میں لکھ کر اور اپنی مجلس عاملہ انصار اللہ سے منظوری لے کر جلد بھجوا دیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اِس امر کی وضاحت کی جائے کہ مجلسِ عاملہ نے اِس کی منظوری دے دی ہے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبوک/ستمبر مقرر ہے۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت، ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ربوہ
رحمت بازار ربوہ
فون ۵۲۱ رہائش ۱۲۲